صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۱۹

چشمہ ہدایت کی صداقت اور مسیح قادیان کی واقعی حالت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

خداتعالیٰ نے اپنی قدرت کا عجب نمونہ دکھایا ہے کہ کس کس طرح مرزا صاحب کو نہایت روشن طریقون سے جھوٹا ثابت کرکے دکھایا گیا ہے مگر مرزائی حضرات کچھ نہین دیکھتے اور اُسی طرح کذب پرستی کر رہے ہین جس طرح ہنود اپنی عقل کو طاق مین رکھکر بت پرستی کرتے ہین مگر رسالہ **چشمہ ہدایت** نے تو یہ ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب بزبان حال اپنی نسبت صائب کا یہ شعر پڑھتے ہین۔ **شعر**

بنما بہ صاحب نظرے گوہر خود را + عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرے چند

یعنی آیندہ معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود کے کام اور اُنکی خوبیان بیان کرکے یہ لکھا ہے کہ مین ان کامون کے لیے مستعد ہوا ہون اگر مین نے یہ کام کرکے نہ دکھائے اور جو خوبیان مسیح موعود مین ہونا چاہئین وہ مجھ مین نہ پائی گئین تو مین جھوٹا ہون۔ اسکا حاصل یہی ہوا کہ کسی کے مان لینے سے مسیح موعود نہین ہوسکتا اُس مین خود وہ خوبیان ہونا چاہئین جو مسیح موعود کے لیے مخصوص ہین سچ ہے

ع عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرے چند +

بہت درد مندان اسلام اسسے واقف ہون گے کہ اس نازک وقت مین ہمارے پاک اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہین اور ہر ایک گروہ اپنی گمراہی اور بددینی پھیلا کر ...نا چاہتا ہے اُن سب مین اسوقت بڑا دشمن ہندوستان مین مرزائی احمدی گروہ ہے

اس گروہ کی اصلاح اور اسلام کی حمایت مین خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے بہت رسالے نکلے ہین
جن سے بہت کچھ فائدہ ہوا اور مرزائیون کا تمام گروہ اُنکے جواب سے عاجز ہی سب سے اول رسالہ
اس مبارک خانقاہ سے **فیصلہ آسمانی** نکلا ہی اسکے تین حصے ہین۔ پہلے حصے مین مرزا
صاحب کے نہایت عظیم الشان نشان کو ایسا پامال کرکے اُنکو ایسا جھوٹا ثابت کر دیا ہی کہ
اُنکا شمار کسی معمولی نیک آدمیون مین بھی نہین ہو سکتا مجدد اور ملہم اور نبی ہونا تو بہت بڑی
بات ہی۔ خیال کرنے کی بات ہی کہ یہ رسالہ ایک سو بارہ صفحہ کا ہی جو ۱۹۱۷ء مین دہلی مین
چھپا ہی اسکے صفحہ انچالیس تک مرزا صاحب کے بائیس جھوٹ گنائی ہین اور بقیہ اکاذیب کو
ناظرین کے شمار پر چھوڑ دیا ہی مگر اب کئی برس ہو گئے کسی پرانے اور نئے مرزائی نے اس کا
جواب تو نہین دیا۔ اور مرزا صاحب کو سچا ثابت نہین کر سکے۔ دوسرے حصے مین مرزا
صاحب کے متعدد اقوال سے اُنھین جھوٹا ثابت کیا ہی اسکے جواب مین مولوی عبد الماجد صاحب
مرزائی نے خلیفہ اول مولوی **نور الدین** کی تائید سے کچھ قلم فرسائی کی تھی اُنکی ایسی خبر لیگئی
کہ پھر بالکل دم بخود ہو گئے۔ ایک رسالہ اُسکے جواب مین اُنھین کے ایک عزیز نے لکھا جس کا نام
محکمات ربانی ہی اُسے ہر ایک سمجھدار دیکھکر مرزائیونکی صداقت اور دیانت کا انداز
کر سکتا ہی کہ مشہور مولوی ہو کر کیسی کیسی بد دیانتیان اور غلطیان کی ہین۔ دوسرا رسالہ
انوار ایمانی اُسکے جواب مین لکھا گیا ہی اسمین بھی اُنکی غلطیان اور بد دیانتیان دکھائی ہین
صحیفہ محمدیہ کے نمبر دس و گیارہ و بارہ مین کس قدر اُنکی کذابی اور بد دیانتی دکھائی ہی مگر کسی کی
تو وہ جواب نہین دے سکے۔

فیصلہ آسمانی کا تیسرا حصہ اب دوسری مرتبہ دہلی مین ایک سو ستر صفحون پر
چھپا ہی اسکے جواب مین بھی ابتک کسی نے قلم نہین اُٹھایا اور نہ کوئی اُٹھا سکتا ہی۔ ایک
رسالہ **دوسری شہادت آسمانی** ہے جس مین نہایت تحقیق سے مرزا صاحب کی

آسمانی شہادت کو خاک مین ملایا ہی۔ اور مرزا صاحب کے جھوٹ اور فریب پورے طور سے
دکھلائے ہین، غرض ان باتون کا جواب کوئی نہین دیسکا اور اب کسی کو دعوی ہو تو سامنے
آئے اور جواب دے مگر ہم بالیقین کہتے ہین کہ کوئی جواب نہین دیسکتا اگرچہ یہان سے
قادیان تک کے سارے مولوی قادیانی جمع ہو جائین۔ مگر حیرت ہی کہ مرزا کو نبی مانتے ہین
اِن کے علاوہ اور بہت سے رسائل لکھے گئے۔ اس ۳۷ سنہ مین نہایت نادر رسالہ چشمہ ہدایت
مشتہر ہوا ہی۔ اس مین مرزا صاحب کے اٹھارہ ۱۸ اقرار نقل کئے ہین جنھین دیکھکر ہر ایک ذی علم
اور جاہل سے جاہل مرزا صاحب کو جھوٹا یقین کریگا۔ اور علاوہ اُن اقرارون کے محققانہ طور پر
بھی اُن کو جھوٹا ثابت کیا ہی اسوقت تک کسی مرزائی نے اسکے جواب مین دم نہین مارا۔
مگر قادیانی چونکہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ۝ کے مصداق ہو گئے ہین اس لئے ایسے
علانیہ جھوٹے سے علٰحدہ بھی نہین ہوتے۔ البتہ ایک ناشایستہ جدید مرزائی شکار حرص
وطمع نے اُسے دیکھا اور دیکھکر تمام اصلی باتون کی جواب سے عاجز رہکر پانچوین اقرار کی
ایک زائد اور فضول بات پر زور لگایا ہی اور اُسے غلط ثابت کرنا چاہا ہی اور یہہ ایسی
بات ہی کہ اگر اُسے ہم غلط ہی مان لین تب بھی مرزا صاحب پر جو الزامات ہین اُن مین
سے ایک الزام کا بھی جواب نہین ہو سکتا مرزا صاحب جتنے اقرارون سے جھوٹے ثابت
کئے گئے ہین وہ بدستور قائم ہین۔ اب اُس ناشایستہ شکار سے دریافت کیا جائے کہ
تیری اونتیس یا تیس ۳۰ باتون سے کیا نتیجہ ہوا۔
جس طرح ہم حیات وممات کی بحث کی نسبت کہتے ہین کہ حضرت مسیح مر گئے یا زندہ
ہین ہم کو اس سے کچھ بحث نہین ہے۔ مرزا صاحب ہر طرح جھوٹے ہین حضرت مسیح زندہ
ہون یا مردہ ہو گئے۔ اسی طرح ہم یہان بھی کہتے ہین کہ مولف رسالہ چشمہ ہدایت
سے بالفرض اگر کوئی غلطی ہو گئی اور ایک نہین ایک سو غلطیان ہو گئین تو کیا حرج ہو

کیونکہ اُنھین معصوم ہونے کا دعویٰ نہین اُن غلطیون کے ہو جانے سے مرزا صاحب سچے نہین ہو سکتے وہ باتین دکھاؤ جن سے مرزا صاحب سچے ہون، مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا تو قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے، احادیث صحیحہ سے اُن کے اقوال سے، اُن کے علانیہ فریب سے، اُن کے پختہ اقرار ون سے آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھا دیا گیا ہے، وہ رسالے جن مین یہ سب باتین لکھی گئی ہین دنیا مین مشہور ہوئے اور ہو رہے ہین۔ ناشایستہ شکار جدید مرزائی ان باتون کا جواب دین۔ اسی چشمۂ ہدایت کے آخر مین دس ہزار کا چیلنج دیا گیا ہے آپ پیٹ بھرنے کے لئے مرزائی ہوئے ہین تو وہ دس ہزار کیون نہین حاصل کرتے مگر کیا کرین عاجز ہین اگر کچھ اُنھین علم ہے اور تواریخ پر نظر بھی ہو گی تو اپنے دل مین جانتے ہون گے کہ مرزا کے مثل کوئی ایسا جھوٹا نہین گذرا جس کا جھوٹ اُس کے اقرار ون سے ثابت ہوا ہو۔

اب تمام ہمدردان اسلام اور بالخصوص پیروان مسیح قادیان سے التماس ہے اور ان مین خاص اڈیٹر الفضل اور اُن کے ناشایستہ شکار مضمون نگار سے عرض رسا ہون کہ آپ بنظر غور و انصاف ملاحظہ فرمائین کہ جناب مؤلف چشمۂ ہدایت نے اس چودھوین صدی کے مسیح کاذب کے جھوٹے ہونے کے دلائل صراحۃً اور اشارۃً کس قدر بیان فرمائے ہین اونھین شمار کیجئے

مسیح قادیان کے جھوٹے ہونیکی مقبولہ دلیلین

جناب مؤلف چشمۂ ہدایت نے صفحہ ۲ سے ۷ تک ۲۹ رسالون کا حوالہ دیا ہے جن مین مختلف اور متعدد طریقون سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا نہایت محققانہ

طریقہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسوقت تک کوئی مرزائی اُن کا جواب نہین دیسکا
اب ہم اُن رسالون کی متعدد دلیلون سے قطع نظر کر کے ہر ایک رسالہ کو ایک
ایک دلیل مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی قرار دیکر مجموعہ رسائل کو **چھتیس** ۳۶
دلیلین ٹھہراتے ہین اسمین توکسی مرزائی اور خصوصاً **اڈیٹر الفضل** اور ناشایستہ
مضمون نگار کو جائے دم زدن نہین ہوسکتی۔ اب وہ دیکھ لین کہ مرزا صاحب
کے کذّابی کی دلیلون کا شمار ایک مہینہ کے دنون سے زاید تو صفحہ ۷ تک ہو گیا
اب آگے چلئے اور آنکھین کھولکر دیکھئے۔

صفحہ ۸ مین **ایام صلح** سے ایک قول نقل کیا ہے جس مین مرزا صاحب مسیح موعود
کے وقت کی تین علامتین بیان کرتے ہین (۳۷ - ۳۸ - ۳۹) (۱) اسلام
دنیا پر پھیل جائیگا۔ (۲) ادیان باطلہ ہلاک ہو جائین گے۔ (۳) راستبازی
ترقی کرے گی" نہایت روشن ہو رہا ہے کہ مسیح قادیان کو خروج کئے یا نزول کئے
دو قرن سے زاید ہو گئے مگر ان علامتون کا نشان بھی نہین پایا گیا بلکہ نہایت
ظاہر طور سے ہر ایک علامت کے خلاف ظہور ہو رہا ہے اسلامی حالت دیکھ لیجئے
اور ادیان باطلہ کی ترقی کا مشاہدہ کر لیجئے۔ جھوٹ اور فریب کی ترقی اظہر من
الشمس ہے۔ اسلئے یہ تین علامتین مرزا صاحب کے کذب کے لئے اُن کے تین[۱] اقرار ہوئے
(۴۰ - ۴۱) براہین احمدیہ مین[۲] مسیح موعود کی علامت بیان کرتے ہین کہ اُن کے
ہاتھ سے دین اسلام تمام دنیا مین پھیل جائے گا، اور آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ الخ

---

[۱] اسکی تفصیل چشمہ ہدایت کے صفحہ ۱۲ تک ملاحظہ ہو ۱۲ [۲] اگر یہ کہا جائے کہ یہ قول دعوی مسیحیت سے پہلے
کا ہے تو ثابت کیا جائے کہ نبوت سے پہلے بنی جھوٹا اور غلط عقیدہ رکھتے ہین اور اس کی
نذیر یقینی پیش کیجیے مگر یہ غیر ممکن ہے اس قسم کے جھوٹ بھی مرزا صاحب سے مخصوص ہین ۱۲ منہ

کو اسکی دلیل کہتے ہین۔ یعنی یہ آیت انھین کی شان مین ہے اس علامت کا شائبہ
بھی ظہور مین نہ آیا بلکہ مرزا صاحب کے ظہور کی شومی سے بالکل برعکس معاملہ ہو رہا
ہے، اس قول سے دو طرح مرزا صاحب جھوٹے ہوئے ایک اُن کے وقت مین
وہ علامت نپائی گئی جو انھون نے خود بیان کی تھی، دوسرے یہ کہ آیت مذکورہ
اُن کے لئے نہین ہے کیونکہ اُسکے مضمون کا ظہور اُن کے وقت مین نہین ہوا۔ (۲۱۴
۲۱۵ ۴) چشمہ معرفت مین مسیح موعود کی علامت یہی بیان کرتے ہین کہ تمام قومین
ایک ہی مذہب پر ہو جائین گی اور دین اسلام کو ایک عالمگیر غلبہ اُس کے ذریعہ
سے ہوگا مگر اسکا جھوٹا ہونا بھی بخوبی ظاہر ہوگیا[ل]، خصوصًا اس وجہ سے کہ مرزا
صاحب نے دنیا کو گویا اسلام سے خالی کر دیا کیونکہ چند اپنے ماننے والون کے
علاوہ چالیس کروڑ مسلمانون کو کافر قرار دے دیا اور کسی کافر کو مسلمان نہین بنایا
(حقیقۃ الوحی ملاحظہ ہو) اس لئے دو طرح سے جھوٹے ہوئے ایک یہ کہ جو علامت
مسیح موعود کی انھون نے بیان کی تھی وہ ان مین نپائی گئی دوسرے یہ کہ
اُس کے برعکس پایا گیا۔ یعنی کفر کی ترقی اونکی وجہ سے ہوگئی۔
(۴۴- ۴۵- ۴۶) ضمیمہ انجام آتھم مین اپنی صداقت کے ثبوت مین چار
باتین پیش کرتے ہین (۱) میرے ذریعہ سے ادیان باطلہ کا مر جانا۔ (۲) اسلام
کا بول بالا ہونا۔ اور ہر ایک طرف سے لوگون کا اسلام مین داخل ہونا۔
(۳) اور عیسائیت کے باطل معبود کا فنا ہو جانا۔ یعنی نیست و نابود ہو جانا۔
ان تینون باتون کا سات برس کے اندر ہو جانے کو کہتے ہین۔ اور پھر

[ل] اس کی تفصیل صـ۹ چشمہ ہدایت کے حاشیہ سے صـ۱۶ تک ملاحظہ ہو ۱۲ منہ

اس مین خدا کی قسم کھا کر لکھتے ہین کہ اگر ایسا نہو تو مین اپنے تئین کاذب خیال کر لونگا۔ اُن کا یہ قول ۱۸۹۷ء مین ہے اسکے بعد گیارہ بارہ برس تک زندہ رہے مگر ان باتون مین سے ایک کا بھی ظہور نہوا اور اپنے تئین دعوون کے لحاظ سے اپنے قسمیہ اقرار سے جھوٹے ہوئے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ مسلمانون نے اُنکی بات کو نہین مانا تو اس سے خدائی پیشین گوئی غلط نہین ہوسکتی چنانچہ مرزا صاحب کا یہ قول اس سے قبل نقل ہو چکا ہے حاشیہ صفحہ ۱۱ چشمۂ ہدایت دیکھو اب اڈیٹر صاحب اور ناشایستہ مضمون نگار ملاحظہ کرین کہ آپ کے مرشد کے جھوٹے ہونے کی دلیلون کا شمار ڈیڑھ مہینے کے دنون کے شمار سے تو زیادہ ہو گیا۔ اب مرزا صاحب کا وہ اقرار جسکے تتمہ سے مضمون نگار کو عوام کے فریب دینے کا موقع ملا ہی۔ چشمۂ ہدایت مین جو پانچوان اقرار لکھا گیا ہی اُس کی ابتدا مرزا صاحب کی اعجازی تحریر سے ہے ۱۹۰۲ء مین **اعجاز احمدی** کے صفحہ ۷ مین اپنی نسبت الہام الٰہی لکھتے ہین، اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ توہی کسر صلیب کریگا۔ اور توہی اس آیت کا مصداق ہی کہ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ٥ انتہیٰ یہان کسر صلیب کو مرزا صاحب نے جلی قلم سے لکھا ہے اس الہام مین تو کسر صلیب کی پیشین گوئی کی گئی ہے اس کے بعد ۱۹۰۶ء مین اس کام پر مستعد ہونے کی خبر دیتے ہین اور **اخبار البدر** مطبوعہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء مین لکھتے ہین

میرا کام جسکے لئے مین کھڑا ہوا ہون یہی ہی کہ مین عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دون، اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کرون۔ پس اگر مجھسے کروڑ نشان بھی ظاہر ہون اور یہ علت غائی ظہور مین نہ آوے تو مین جھوٹا ہون، پس دنیا مجھسے کیون دشمنی کرتی ہے اور وہ انجام کو نہین دیکھتی۔ اگر مین نے اسلام کی حمایت مین وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیئے تو پھر مین

سچا ہون اور اگر کچھ نہوا اور مرگیا تو پھر سب گواہ رہین کہ مین جھوٹا ہون ،،

ناظرین راستباز عموماً اور **اڈیٹر الفضل** اور ناشایستہ جدید مرزائی خصوصاً اسپر اچھی طرح نظر کرین کہ مرزا صاحب بزبان حال یہان یہ شعر پڑھ رہے ہین ؎

بنمائے بصاحب نظرے گوہر خود را ٭ عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرے چند

اس کا حاصل بھی ہے کہ بیوقوفون کے مان لینے سے کوئی مسیح موعود نہین ہو سکتا بلکہ اُس مدعی کی ذات مین وہ کمالات ہونا چاہئین جو مسیح موعود کے لئے مخصوص ہین مرزا صاحب اس قول مین مسیح موعود کے تین کام بیان کرتے ہین اور اُن کی تین علامتین بتاتے ہین ۔ **اوّل** یہ کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دینا ۔ اُس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا مین کوئی تثلیت پرست نہ رہے ۔ **دوسرا** کام یہ کہ تثلیث کی جگہ توحید کو پھیلانا ۔ **تیسرا** یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وشان کو ظاہر کرنا ۔ مرزا صاحب یہ کام مسیح موعود کے بیان کرتے ہین اور اسکے مدعی ہین کہ مین ان کامون کے لئے مستعد ہوا ہون اور انھین کر کے دکھا دون گا ۔ اور اگر یہ کام مین نہ کردون اور مسیح موعود کے آنے کی جو علت غائی ہے وہ ظہور مین نہ آئے تو مین جھوٹا ہون ۔ اور صرف اپنے کو جھوٹا نہین کہتے بلکہ اپنی جھوٹی ہونی پر دوسرونکو گواہ بناتے ہین ناظرین خوب خیال کرین کہ کس صفائی سے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرتے ہین اور یہ بھی کہتے ہین کہ اگر مجھ سے کروڑ نشان ظاہر ہون اور یہ علامت نہ پائی جائے تو مین جھوٹا ہون ۔ اور خوب خیال کیجئے کہ صرف اپنے جھوٹے ہونیکا اقرار ہی نہین کہتے ۔ بلکہ اپنے سب ماننے والون کو اور سب کو اپنے جھوٹے ہونے کا گواہ قرار دیتے ہین اور صاف طور سے کہتے ہین کہ اگر یہ کچھ نہوا (یعنی مسیح موعود کا جو کام ہے وہ مین نے اپنی زندگی مین نہ کیا ۔) اور مین مرگیا

تو پھر سب گواہ رہین کہ مین جھوٹا ہون ،

اب یہ خیر خواہ اور تمام بہی خواہان امت مرزا صاحب کے ما ننے والون
سے اور بالخصوص اڈیٹر الفضل اور ناشایستہ مضمون نگار اور میان روشن علی
صاحب سے نہایت اخلاص اور ادب سے یہ دریافت کرتا ہے کہ اب آپ اُنکے
ارشاد کے بموجب اُن کے جھوٹے ہونے پر گواہی کیون نہین دیتے۔ خدا کے لئے
اپنی عاقبت کا خیال کر کے یہ فرمایئے کہ مرزا صاحب نے عیسی پرستی کے ستون
کے توڑنے مین کچھ کام کیا ہے۔ دنیا مین کسی مقام پر اور کسی جگہ تثلیث پرستی مین
کچھ کمی ہوگئی، مرزا صاحب کی ذات سے کسی ملک مین کسی شہر مین کسی قریہ اور دیہات
مین تثلیث کی جگہ توحید پھیلی۔ ؟ اس کا جواب بجز اسکے اور کوئی نہین دیسکتا کہ
مرزا صاحب سے یہ کام ہرگز نہین ہوا اور ہرگز نہین ہوا کیونکہ اسکا تو معائنہ ہو رہا ہی
اور تمام دنیا دیکھ رہی ہے کہ ہر جگہ تثلیث پرستی کا زور ہے اُسی کا یہ نتیجہ ہے
کہ اُن کے خلف الصّدق خلیفہ دوم اپنے اخبارون مین اپنی تحریرون مین اہل
تثلیث کی بہت تعریف کر رہے ہین اور خوب خوشامدانہ باتین بنا رہے ہین۔ پھر بتایئے
کہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے مین کیا شک رہا ہی اب تو کوئی وجہ نہین ہوسکتی کہ اُنہین
جھوٹا نکہا جائے اور اُنکے کہنے کے بموجب اُنکے جھوٹے ہونے پر گواہی نہ دیجائے
یہان تو مرزا صاحب نے اپنے اُن تمام نشانات کو بھی خاک مین ملا دیا جنکی تعداد تین لاکھ
سے زائد بیان کیجاتی ہی۔ اب تو اڈیٹر الفضل اور مولوی روشن علی کو اُنکے نشانات پیش
کرنیکی مجال نہ رہی اور ہر طرح مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوگئے اور ایک دلیل سے نہین اُنچاس دلیلون سے
پہلی دلیلونکو اس قول کی تین دلیلون سے ملا کر دیکھ لیجئے قول مذکور کی شرح چشمہ ہدایت کے صفحہ ۱۹ سے ۲۸ تک ملاحظہ کیجئے
اب اگر رسالہ مذکور کی تین سطرون مین کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اُس سے

ہمدردان اسلام کیلئے حفاظت ایمان کا نایاب

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	کیفیت
١	فیصلہ آسمانی حصہ اول	۸	اس مین مرزا صاحب کے نہایت عظیم الشان واقعی حالت کو دکھا کر نہایت خوبی سے انکا کاد مرزائیون کے جواب کی غلطی نہایت عمدگی سے دکھ اضافہ کے ساتھ چھپا ہی۔ چوتھا برس ہے کہ کوئی مرزائی
٢	فیصلہ آسمانی حصہ دوم	۵	اسمین مرزا صاحب کے پختہ اقرارون سے اُنکین کاذب ثابت اُن کی عظیم الشان دلیل کا بطلان نہایت محققانہ طور سے کیا۔ نظر ثانی کے بعد دوبارہ مطبع رحمانیہ مونگیر مین چھپا ہے ۔
٣	فیصلہ آسمانی حصہ سوم	١٢	اسمین نہایت محققانہ طریقہ سے قرآن مجید اور احادیث صحیح سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کیا ہی اور رسالہ اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کی حالت دکھا کر اُن کا مخالف اسلام ہونا ثابت کیا ہی، وعدہ وعید کی بحث قابل دید ہے بعد نظر ثانی و اضافہ بار دوم سو اگیارہ جز مین چھپا ہے ۔ .....
٤	دوسری شہادت آسمانی	٦	اس مین نہایت وضاحت سے ثابت کیا ہی کہ سنہ ١٣١٢ھ مین جو گہنون کا اجتماع رمضان مین ہوا یہ امام مہدی کا نشان ہر گز نہین تھا، اس بیان مین مرزا صاحب کے جھوٹ و فریب بھی دکھائے ہین
٥	معیار صداقت	١	منکوحہ آسمانی والی جھوٹی پیشین گوئی کے جواب مین جو کچھ مرزائیون نے لکھا تھا اُسکا نہایت عمدہ اسمین جوابدیا ہے ابتک مرزائی اسکے جواب سے عاجز ہین
٦	[illegible]	٢	اسمین نہایت خوبی سے مرزا صاحب اور اُن کے مرید خواجہ کمال کا صریح جھوٹ اور فریب دکھایا ہے، قابل دید ہے ۔

، اور بیش بہا ذخیرہ

رنشان کو غلط ثابت کر کے اُنکی
ب ہونا ثابت کیا ہے اور
ائی ہی۔ تیسری بار
جواب نہین دے سکا
کیا ہی اور
۴

مرزا صاحب کے جھوٹے دعوی نبوت اور رسالت کا اعلان

اسلام پر یہ وقت نہایت ابتلا اور مصیبت کا ہے اس مقدس مذہب کو مٹانے کیلئے متعصب اور بیدرد دشمنان دین نے ہر طرف سے حملے شروع کردئے ہین ایک گروہ اُن کھُلے ہوئے دشمنون کا ہے جو علانیہ اسکے سچے رسول کے ماننے والون کو دنیا سے نیست و نابود کردینے کی فکر مین ہین، دوسرا گروہ اُن چھپے دشمنون کا ہے جو اپنے کو اسلامی صورتمین ظاہر کرکے درپردہ اسلام کے اُس ہر سبز درخت کی جڑین کاٹ رہے ہین جسکو حضور رسول کریم صلعم کے بعد جان نثاران ملت نے اپنے خون سے سینچا تھا مگر سیدھے سادے مسلمان نہین سمجھتے اور ان انسان نما درندون کی اصلی حالت سے ناواقف ہونے کے باعث اونکے مکر و فریب مین پھنستے چلے جاتے ہین۔ ہندوستان مین اس گروہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی تھے جنھون نے نہ صرف علی الاعلان صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعوی کیا بلکہ ہر ایک شان مین تمام بڑے بڑے انبیا سے اپنے کو افضل ثابت کرنے کی کوشش کی معصوم نبیون کی ذلّت اور توہین مین کوئی کمی نہین کی اس فریبی اور چالاک شخص نے اسقدر جھوٹ بولا ہے کہ ایک انسان کو جسمین ذرا بھی سچائی ہو اوسکی مختلف تحریرات پڑھکر سخت حیرت ہوتی ہے کہ ایک ہی وقت مین ایک شخص کبھی مہدی معہود، مسیح موعود ابراہیم نوح موسیٰ اور محمد علیہم السلام بنا بلکہ اونپر اپنی فضیلت ظاہر کی اور کبھی ہندؤن کو قبضے مین لانے کیلئے کرشن بنا یہانتک۔ کہ معاذاللہ کن فیکون کا اختیار رکھنے والا بنگیا، افسوس کہ کم زور اور باطل پرست لوگون نے دنیا طلبی کے خیال سے اس نبی کاذب کو مانکر مسلمانون کو ہر طرح کے فریب دئے اور اب ہندوستان سے گزر کر یہ فتنہ یورپ اور امریکہ تک پہونچ گیا، اسوقت ایک مضمون مطبوعہ لاہور فضل کریم قادیانی کا ہماری نظر کے سامنے ہے جسکو ٹرینیڈاڈ کے ایک دردمند مسلمان نے بغرض جواب یہان بھیجا ہے

جسکی سرخی ایک ضروری اعلان ہے، اس مضمون کا مفصل اور مدلل جواب اگرچہ قرآن کی آیتوں اور صحیح حدیثوں سے ختم رسالت کا ثبوت اور مرزا غلام احمد کے دعوے نبوت کا بطلان عرصہ سے نوّد نئے رسالوں میں دیا جاچکا ہے لیکن اسوقت فضل کریم قادیانی کے اشتہار کے جواب میں یہ اچھی طور سے ثابت کیا جائیگا کہ نبی اور رسول کی شان تو بہت بڑی ہوتی ہے مرزا صاحب نے جسقدر جھوٹ بولے ہیں اور مسلمانوں کو فریب دئے ہیں اسکے اعتبار سے وہ ایک شریف انسان کہلائے جانیکے بھی مستحق نہیں چہ جائیکہ بقول اُنکے پیروؤں کے کم از کم انکو مجدد یا مصلح مانا جائے لہذا ہم مرزا غلام احمد کی مصنفہ کتابوں سے بحوالہ صفحہ و نام مطبع جسمیں وہ کتابیں چھپی ہیں چند اقتباس ناظرین انصاف پسند کے سامنے پیش کرتے ہیں اونکو پڑھکر خدا کے واسطے انصاف کریں کہ مرزا نے علانیہ دعوی نبوت کس زور شور سے کیا ہے اور کس بیباکی سے اپنے کو افضل الانبیا ظاہر کیا ہے، تاکہ فضل کریم کا جھوٹ و فریب ہر خاص و عام پر ظاہر ہو جائے میں قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں کو عموماً اور خلیفہ محمود[۱] و خواجہ کمال الدین کو خصوصاً بڑے زور کے ساتھ چیلنج دیتا ہوں کہ اُن میں سے جس کسیکو ہمت ہوئے اور ان حوالہ جات کو غلط ثابت کردے تو ہم ایکہزار روپیہ اوسکو دینے کو تیار ہیں، ورنہ انصاف اور شرافت نفس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ وہ اسلام کا حلقہ بگوش بنکر قادیانی مذہب سے توبہ کرے تاکہ فلاح دارین اور نجات اُخروی سے محروم نہ رہے،

مرزا صاحب کا دعوی رسالت اونکی کتاب سے

پہلا قول اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور - خدا کا امین - اور خدا کیطرف سے آیا ہے - جو کچھ کہتا ہے اوسپر ایمان لاؤ - اور اوسکا دشمن جہنمی ہے، انجام آتھم صفحہ ۶۲ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان - سنہ ۱۸۹۷ء

---

[۱] مرزا صاحب کے بعد انکی جماعت دو گروہ ہوگئی محمودی پارٹی اور کمالی پارٹی محمودی پارٹی کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب مستقل نبی، صاحب شریعت ہیں اور کمالی پارٹی یہ کہتی ہے کہ نبی نہیں بلکہ مجدد اور امام ہیں مگر یہ بھی اونکا زبانی دعوی ہے صحیفہ آصفیہ میں مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی نذیر رسول سب کچھ کہہ گئے، ۱۲

دوسرا قول بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ اُسکے رسول کا تخت گاہ ہے، دافع البلاء صنا مطبع ضیاء الاسلام قادیان ۱۹۰۲ء

تیسرا قول سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا دافع البلاء صلا مطبع ضیاء الاسلام قادیان

چوتھا قول مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هُوَ الَّذِىٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

اعجاز احمدی صے سطر ۲ مطبع ضیاء الاسلام قادیان ۔ ۱۹۰۲ء

وہ ایسا خدا ہے جس نے اپنا رسول (مرزا صاحب) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ (دنیا) میں بھیجا تاکہ تمام دین پر مرزا صاحب کو غالب کرے اور فتح دے،

پانچواں قول میں خدا کا رسول ہوں اور صاحب شریعت نبی ہوں اربعین صے مطبع ضیاء الاسلام قادیان

چھٹا قول ۔ خدا وہی خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا ۔ اربعین نمبر ۳ صلا مطبع ضیاء الاسلام قادیان ۔

ساتواں قول دنیا میں کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا،

حقیقۃ الوحی صد ۸۹ مطبع میگزین قادیان ۱۹۰۷ء

آٹھواں قول وَاٰتَانِىْ مَا لَمْ يُؤْتَ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ ط استفتاء صد مطبع میگزین قادیان و حقیقۃ الوحی صنا مطبع مذکور

یعنی مجھے وہ مرتبہ ملا جو تمام دنیا میں کسی کو نہ ملا، تمام انبیاء پر اُسنے اپنی فضیلت بیان کی،

نواں قول يٰسٓ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ط عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ط تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ط

اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر۔ اوس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے، حقیقۃ الوحی صنا مطبع میگزین قادیان ۔

دسوان قول یاتی علیك زمن کمثل زمن موسیٰ - اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝

تیرے پر موسیٰ کے زمانہ کیطرح ایک زمانہ آئیگا۔ ہمنے تمھاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اُسی رسول کے مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ مطبع میگزین قادیان۔ اب فضل کریم اور اونکی تمام جماعت دیکھے کہ کس زور سے مرزا صاحب نے دعوی رسالت اور نبی صاحب شریعت ہونیکا کیا ہے اب فضل کریم اور اونکی جماعت جھوٹی ہے یا مرزا صاحب، اونکے بیٹے اور خلیفہ نے انکے نبوۃ کے دعوی کے ثبوت مین مستقل ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام حقیقۃ النبوۃ مطبع ضیاء الاسلام قادیان سنہ ۱۹۱۵ء مین چھپی ہے اب مین پھر پکار کر باآواز دہل کہتا ہون کہ کسی قادیانی کو ہمت ہو تو سامنے آکر ان حوالجات کو غلط ثابت کرکے ایک ہزار انعام لے ورنہ خدا سے شرما کر مسلمان ہو جائے اور یہ کبھی نہ ہوسکے تو مُنہ ڈھانک کر پھر تبلیغ کا نام نہ لے یہ سب کتابین قادیان کی چھپی ہوئی میرے یہان موجود ہین - اُن کتابون کی فہرست جو خاص ختم نبوت کے متعلق لکھی گئی ہین -

(۱) صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۶
(۲) صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۸
(۳) صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۱۴
(۴) صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۱۵
(۵) صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۱۶
(۶) صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۱۷
(۷) صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۲۱
(۸) ختم نبوت
(۹) تردید نبوت قادیانی
(۱۰) الخلافۃ فی خیر الامۃ
(۱۱) مرزا محمود کی تشریف آوری

سچا بہی خواہ اور دردمند اسلام

ابو محمود محمد اسحاق غفرلہ الرزاق

در مطبع رحمانیہ مونگیر باہتمام منشی سراج الدین احمد رحمانی پرنٹر مطبوع گردید ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ

بسم اللہ تعالیٰ

مرزا صاحب کے جھوٹے اور بدترین خلائق ہونیکا ثبوت اونکے اقرار سے

ہم اس سے پہلے مسلمانون کو کمالی پارٹی کے اس فریب سی بچانیکے لئے کہ مرزا غلام احمد نے نبی اور رسول ہونیکا دعوی نہین کیا ہے ایک مضمون چار صفحون پر شائع کر چکے ہین جسمین مرزا صاحب کے دس[۱۰] اقوال اس ثبوت مین پیش کئے ہین کہ مرزا صاحب نے نہایت زور سے رسالت اور صاحب شریعت نبی ہونیکا دعوی کیا ہے اس مضمون مین ہم مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت کرتے ہین اور بقول مرزا صاحب ”کہ ہمارے صدق و کذب کے جانچنے کیلئے ہماری پیشین گوئی سے بڑھکر اور کوئی محک امتحان نہین ہوسکتا“ ہم اونکی چند جھوٹی پیشین گوئیونکو پیش کرتے ہین کیونکہ قرآن شریف بلکہ تورات سے بھی جسکو مرزا صاحب ”پاک کتاب“ فرماتے ہین اسپر روشنی پڑتی ہی کہ جس مدعی نبوت کی پیشین گوئی سچی نہو اوسکو جھوٹا سمجھو“ توراۃ کی کتاب استثنا باب ۱۸ مین ہے۔ ”لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنیکا مین نے حکم نہین دیا تو وہ نبی قتل کیا جائے اور اگر تو اپنے دل مین کہے کہ مین کیونکر جانون کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین تو جان رکھ کہ جب نبی خدا کے نام سے کچھ کہے اور جو اوس نے کہا وہ واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی،، بلکہ اوس نبی نے گستاخی سے کہا“

اس سے صاف اور صریح طور پر ثابت ہوگیا کہ [۱] جس مدعی نبوت کی پیشین گوئی پوری نہو وہ جھوٹا ہے۔ اور [۲] اوسکی وہ پیشین گوئی جو پوری نہین ہوئی اوسکو خدا کی طرف سے نہین سمجھنا چاہیئے اور [۳] ایسا شخص جو جھوٹی پیشین گوئی کر کے خدا کیطرف منسوب کرے وہ گستاخ اور قتل کر دینے کے قابل ہے۔

اب مین قرآن شریف کی ایک آیت سورۂ ابراہیم کے ساتوین رکوع سی پیش کرتا ہون ارشاد ہے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

تم ہرگز ایسا گمان نکرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولون سے وعدہ خلافی کرے گا بیشک خدا زبردست بدلا لینے والا ہے۔

اس آیت مین خلاف وعدگی کی ایسی نفی کی گئی ہے کہ اسکے خیال و گمان تک کی نفی کردی گئی ہے جسکا صاف مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے رسولون سے جس امر کا وعدہ فرماتا ہے اوسکے خلاف ہرگز نہین کرتا یہ نہین ہوسکتا کہ خدا کسی نبی سے کسی امر کے متعلق کوئی وعدہ کرے اور وہ پورا نہ ہو۔

اب اگر کوئی شخص نبوت کا دعوی کرے اور خدا کیطرف سے پیشین گوئی کرے اور وہ سچ ثابت نہو تو اس سے ثابت ہوجائیگا کہ وہ درصل خدا کی جانب سے پیشین گوئی نہین تھی بلکہ اس کا فریب تھا اور ایسا شخص نہایت بیباک اور خدا کی ذات پر جھوٹ افترا باندھنے والا ہے اور بحکم توارت گستاخ اور قابل گردن زدنی ہے۔

مرزا صاحب کی چند جھوٹی پیشین گوئیان

(۱) اعجاز احمدی مین مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث کے متعلق یہ پیشین گوئی کی تھی کہ "وہ قادیان مین تمام پیشین گوئیوں کی پڑتال کیلئے میرے پاس ہرگز نہ آئینگے" مگر مولوی صاحب ۱۰ ارجنوری ۱۹۰۳ء کو خاص اس غرض سے قادیان گئے اور مرزا صاحب کو بذریعہ خط کے خبر دی مگر مرزا صاحب گھر سے باہر نہ نکلے۔ جس سے مرزا صاحب کی یہ پیشین گوئی علانیہ اور بین طریق پر جھوٹی ہوگئی۔ مگر مرزائی حضرات کی آنکھونپر ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ باوجود ایسے صریح جھوٹ کے اس پر ایمان ہے کہ مرزا صاحب سچے ہین۔

(۲) مرزا صاحب نے متعدد جگہ شہادۃ القرآن وغیرہ مین اپنے رقیب سلطان محمد کے متعلق پیشین گوئی کی تھی کہ "ڈھائی سال کے اندر مریگا" مگر یہ پیشین گوئی بھی صریح غلط نکلی اور وہ ڈھائی سال کے اندر نہین مرا بلکہ معاملہ برعکس ہوا اور مرزا صاحب خود اوسکے سامنے مر گئے۔

(۳) جب مرزا صاحب کی پہلی پیشین گوئی کہ سلطان محمد ڈھائی سال کے اندر مریگا غلط نکلی اور مرزا صاحب کو اس اعتراض کا نشانہ بننا پڑا کہ آپکی پیشین گوئی غلط ہوگئی اور آپ جھوٹے ثابت ہوئے تو مرزا صاحب نے چالاکی سے ایک دوسری نہایت زوردار پیشین گوئی بغیر تعیّن مدت یہ کی کہ احمد بیگ کے داماد کا میرے روبرو مرنا تقدیر مبرم ہے چنانچہ انجام اتھم صہ ۳۱ کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین۔ مین بار بار کہتا ہون کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اسکی انتظار کرو اور اگر مین جھوٹا ہون تو یہ پیشین گوئی پوری نہین ہوگی اور میری موت آجائیگی ؂ اسی طرح اسکے ضمیمہ کے صہ ۵۴ مین لکھتے ہین۔ یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہوئی

(یعنی داماد احمد بیگ میرے سامنے نہ مرا) تو مین ہر یک بد سے بدتر ٹھہرونگا ؂

واقعہ کیا ہوا دنیا جانتی ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشین گوئی بھی جھوٹی نکلی اور ایسی اٹل پیشین گوئی بھی ٹل گئی اور مرزا صاحب نہایت صفائی سے جھوٹے ثابت ہوئے اور اپنے اقرار سے ہر بد سے بدتر ٹھہرے

(۴-۵) مرزا صاحب نے جسطرح اپنے رقیب سلطان محمد کیلئے پیشین گوئی کی تھی اسی طرح اپنی آسمانی بی بی محمدی بیگم کے متعلق بھی دو پیشین گوئی کی تھین ایک یہ کہ احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیوہ ہوگی۔ اور دوسرے یہ کہ اس کا دوسرا نکاح ہوگا اور جب تک نکاح ثانی نہو جائیگا نہ مریگی شہادۃ القرآن کے صہ ۸۰ مین مرزا صاحب کے یہ الفاظ ہین ؂ اور پھر یہ کہ یہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے تک اور نکاح ثانی تک فوت نہو ؂ یہ دونون پیشین گوئیان بھی غلط نکلین اور وہ لڑکی بیوہ نہین ہوئی بلکہ پہلے ہی خاوند کے نکاح مین مری اور نکاح ثانی کی نوبت ہی نہ آئی

(۶) پھر یہ عاجز بھی ان واقعات کے پورا ہونے تک زندہ رہیگا لیکن خدا کی قدرت کہ یہ بھی پہلی پانچ پیشین گوئیون کی طرح جھوٹی ثابت ہوئی۔

(۷) اور عاجز کا اوس لڑکی سے نکاح ہوگا، یہ پیشین گوئی بھی غلط ہی ٹھہری (شہادۃ القرآن صہ ۸۰) مگر افسوس تو یہ ہے کہ مرزا صاحب خود ہی محمدی بیگم کے سامنے مر گئے اور دنیا پر ظاہر ہوگیا کہ مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ثابت ہوئے اور خدا کے وعدے اور وعید دونون کو غیر معتبر ٹھہرا دیا اب

صفحہ ۵۵ کی ساتوین سطر مین اسکو خدا کا سچا وعدہ لکھا ہے اب جب یہ وعدہ جھوٹا ہوا تو معلوم ہوا کہ مرزا کا خدا بھی جھوٹ بولتا ہے اور اسکا سچا وعدہ بھی پورا نہین ہوتا (نعوذ باللہ) ۱۲ ۱۲

دیکھا جائے کہ کس بیباکی کے ساتھ خدا تعالیٰ پر افترا کیا ہے مسلمانون اسیطرح مرزا صاحب کی
بہت سی پیشین گوئیان ہین جنکا غلط ہونا روز روشن کے طرح ثابت کردیا گیا ہے مگر ایک طالب
حق کیلئے جسکا ایمان خدا اور اوسکی کتاب قرآن مجید پر ہے مرزا غلام احمد کے جھوٹے ہونے کیلئے
اسیقدر بس ہے اسلئے کہ جب قرآن شریف سے ثابت ہوچکا کہ خدا اپنے رسولون سے جس امر کا
وعدہ کرتا ہے ہرگز اوسکے خلاف نہین کرتا ہے تو یہ کسطرح ممکن تھا کہ مرزا صاحب نبی اور رسول
ہوتے اور اون کے ساتھ خدا وعدہ کرتا اور پھر پورا نہوتا یہ ہرگز نہین ہوسکتا - پس ہماری ناواقف
مسلمان بھائی جو مرزا صاحب کے حالات سے اچھی طرح واقف نہین ہین ہرگز اون جھوٹے مرزائیونکے
فریب مین نہ آوین اور ہمارے رسالونکا جواب اون سے طلب کرین اور یہان سے لیکر قادیان تک
جس قادیانی سے مراسم اور ملاقات ہو اوس سے ہمادی اعتراضونکا جواب پوچھین بالخصوص
حکیم خلیل صاحب اور مولوی عبد الماجد صاحب سے اور جو یہ کہکر دھوکا دینا چاہتے ہین کہ
مرزا صاحب نے رسالت اور صاحب شریعت نبی ہونیکا دعوی نہین کیا ہے یہ محض اونکا علانیہ
فریب ہے اسکے علاوہ ہم یہ کہتے ہین کہ اونھون نے دعوی نبوت کیا ہو یا نکیا ہو مگر ہم نے اونکا
جھوٹا ہونا ہر طرح ثابت کردیا ہے اور جھوٹا شخص مجدد اور بزرگ بھی نہین ہوسکتا اور جو ایسے
جھوٹے کو اپنا مرشد اور مجدد مانے اوسکا اشاعت اسلام کا مدعی ہونا اوسی اسلام کا دعوی ہے
جسے اوسکے مرشد نے بیان کیا ہے قدیم اسلام حقہ کا ہرگز وہ دعوی نہین کرسکتا البتہ سیدھے
مسلمانون کو فریب دینا ہے جھوٹے کا مرید کبھی سچا نہین ہوسکتا - آخر مین چند اون کتابون کے
نام لکھتا ہون جنمین مرزا صاحب کے جھوٹ و فریب دکھائے گئے ہین اون سے اونکی پوری حقیقت معلوم ہوجاتی ہے -

(۱) فیصلہ آسمانی ہر سہ حصہ (۳) چیلنج محمدیہ (۵) مسیح قادیانی کی حالتکا بیان (۷) ہدیہ عثمانیہ
(۲) دوسری شہادت آسمانی (۴) چشمہ ہدایت (۶) آئینہ کمالات مرزا (۸) نامۂ حقانی

(باقی آئندہ)

خیر خواہ مسلمین محمد اسحاق عفرلہ الرزاق

ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۲۹ھ در مطبع رحمانیہ مونگیر طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خالق را کہ بے چون چرا ست　　نعت احمد را کہ فخر انبیا است

اب مرزائی مباہلہ بیکار ہے

حضرات گروہ مرزائیوں کو جب سے صوبہ بہار شہر مونگیر کے مناظرہ میں شکست فاحش ہوئی ہے اُسوقت سے انھیں مناظرہ کی ہمت نہیں رہی تھی یہ وہ شاندار مناظرہ تھا جسمیں قادیان کے مخصوص مولوی اور بھاگلپور کے مرزائی صدر انجمن مناظر تھے اور جلسہ میں اقراری شکست ہوئی تھی اُسکے بعد خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے لاجواب رسائل ردقادیانی کی بھرمار ہوئی اور جناب مرزا صاحب کے دجل و فریب سے اون کے مخصوص حضرات واقف ہوئے تو اُن کے خلیفہ صاحب کو خوف ہوا کہ یہ رسائل حقانی اگر ہماری جماعت فریب خوردہ دیکھے گی تو بالضرور ہمارے مرشد عیار کے فریبوں سے واقف ہوکر ہم سے علحدہ ہوجائیگی اور ہماری عزت اور روزی دونوں میں خلل آجائیگا اِس لئے اپنی جماعت فریب خوردہ کو قطعی حکم دیا کہ ان رسالوں کو کوئی نہ دیکھے ورنہ ایمان جاتا رہیگا اب ہم جماعت احمدیہ سے محبتانہ دریافت کرتے ہیں کہ بنظر منصفانہ خلیفہ صاحب کے اس حکم پر غور فرماکر اس کا فیصلہ فرمائیں کہ اس حکم نے یہ ثابت کردیا یا نہیں کہ مذہب قادیانی ایسا ضعیف اور کمزور ہے کہ ان حقانی رسائل کے دیکھنے کے بعد قادیانی مذہب کا جھوٹا ہونا پوشیدہ نہیں رہ سکتا، آپکا دلی انصاف، آپکی کانشنس بالضرور یہی کہے گی کہ بلاشبہہ یہ حکم اون کی کمزوری اور واقف ہوکر ایک کذاب کی پیروی کو آشکارا کررہا ہے ۔ علمائے دیوبند اس گروہ کو بے حقیقت سمجھ کر اُن کی طرف مطلقًا توجہ نہیں کرتے تھے، بعض جہلائے قادیانیوں کو خیال ہوا کہ یہ مخصوص علمائے حقانی ہمارے مقابلہ سے عاجز ہیں اس خام خیالی سے انہوں نے اشتہار دیا کہ علمائے دیوبند ہم سے مباہلہ کرینگے تو اس اعلان پر حضرات دیوبند کو کچھ جوش ہوا اور مناظرہ اور مباہلہ پر مستعد ہوگئے

اور تحریر شروع کردی اور بڑے بڑے اشتہاروں میں عالمانہ اور محققانہ جواب لکھکر چھپوانا شروع کردیا، اور دس گیارہ نمبر تک اشتہارات اور رسائل چھپے، مگر مرزائی جماعت چونکہ اپنے مرشد سے جھوٹ اور فریب کی تعلیم یافتہ ہے اسلیئے وہ حقانی گروہ جو جھوٹ اور فریب کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا اُنھوں نے سکوت اختیار کیا اور اڈیٹر الفضل نے اپنا اشتہار نمبر ا خانقاہ رحمانیہ مونگیر میں فخریہ بھیجا چونکہ اُن اشتہاروں کی بنیاد مباہلہ پر تھی اور اُنکا اول اشتہار مباہلہ کے طلب میں چھپا تھا اسلیئے خانقاہ رحمانیہ سے صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۸ جسکا نام **چیلنج محمدیہ** ہے اور اُس میں مرزا صاحب کے نہایت صاف وصریح سات اقرار لکھے گئے ہیں جن سے وہ یقینی جھوٹے اور رہر بدسے بدتر ثابت ہوتے ہیں، اڈیٹر الفضل اور خلیفہ قادیان صاحب کے پاس بھیجا گیا اور اسکے ٹیٹل پر صرف اسقدر لکھدیا گیا کہ اشتہار آپکا پہنچا مگر یہ فرمائیے کہ جو مدعی اپنے پختہ اقراروں سے جھوٹا ثابت ہوچکا ہو چنانچہ اس سالہ میں دیکھائے گئے ہیں، اُس کی صداقت پر مباہلہ کرنا کسی صاحب عقل کا کام ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں .. اس کا کچھ جواب نہیں دیا (جو عبارت اس پر لکھی گئی تھی وہ بعینہ مجھے یاد نہیں ہے مگر مطلب یہی تھا جو اسوقت میں نے لکھا) کچھ عرصہ کے بعد وہی اشتہار اڈیٹر الفضل نے پھر بھیجا مگر اس کے

حاشیہ پر اسقدر لکھدیا کہ مباہلہ تو آخری فیصلہ ہے اور حضرت مجدد صاحب کا حوالہ دیدیا اس مہمل جواب کے اظہار اہمال میں جو تحریر لکھکر بھیجی گئی وہ ذیل میں مرقوم ہے البتہ اسمیں کچھ اضافہ اور پہلی تحریر میں کچھ تغیر ہوگیا ہے، مگر اسکا یقین ہے کہ اگر تمام قادیان کی جماعت ملکر اُس کا جواب دینا چاہے تو نہیں دیسکتی اور ہرگز نہیں دیسکتی کیونکہ نہ اُنھیں علم سے کچھ واسطہ ہے اور نہ حق طلبی کی اُن میں بو ہے ان دونوں باتوں کا ثبوت اُن کے مختصر جواب سے ظاہر ہے، کیونکہ اُنھیں ابتک مباہلہ کی حقیقت ہی نہیں معلوم اور زبردستی اور ناحق کوشی کا یہ حال ہے کہ ہم مرزا صاحب کے اقراری کذب پر ستاون دلیلوں سے زیادہ اُنھیں دیکھا رہے ہیں مگر ایک کا بھی جواب نہیں دیتے اور جہلا کے فریب دینے کو صرف یہ لکھدیا کہ مباہلہ آخری فیصلہ ہے اسکا جواب ملاحظہ ہو،

ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان،

اگر مباہلہ کو آپکے لکھنے کی بموجب یقینی حجت شرعی وقطعی فیصلہ امت محمدیہ کیلیئے مان لیا جائے تو اسوقت یہ فیصلہ قرار پائیگا جسوقت اس مدعی کے کذب پر کوئی دلیل نہ قائم ہوئی ہو اور جب ہم اوسکے یقینی

کذب پر آپکے روبرو ستاون ۵۷ دلیلیں پیش کر چکے ہیں اور دو رسالے ایک چیلنج محمدیہ
دوسرا چشمہ ہدایت کی صداقت آپکے پاس بھیج چکے ہیں جن میں مرزا صاحب کے ستاون
وہ قول نقل کئے گئے ہیں جن سے وہ خود یقینی کاذب ثابت ہوتے ہیں اسلئے عقلاً اور شرعاً اور بفحوائے
اَلْمَرْءُ یُؤْخَذُ بِاِقْرَارِہٖ وہ قطعاً جھوٹے ثابت ہوئے اسمیں کسی طرح چون وچرا کی گنجایش نہیں ہی
اسکے بعد کون صاحب عقل مباہلہ کو ایسے یقینی کاذب کیلئے آخری فیصلہ اُسکے صداقت کا قرار دیگا
برائے خدا اپنے مرشد کے اس قول کو ملاحظہ کیجئے کہ اُنھوں نے احمد بیگ کے داماد کے مرنے کی نسبت متعدد
طور سے پیشین گوئی کر کے مختلف طور سے اپنا وثوق واعتماد اُس پر ظاہر کیا ہے اور یقینی طور سے اسکو
الہام الہی اور وعدہ خداوندی فرمایا ہے، آخر میں سب سے زیادہ وثوق اس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ اگر یہ
پیشین گوئی پوری نہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھرونگا، یہ کسی انسان کا افترا نہیں ہی بلکہ خدا کا سچا
وعدہ ہے وہ خدا جسکی باتیں نہیں بدلتیں" پورے الفاظ چیلنج محمدیہ میں (ضمیمہ انجام اتھم کے
صہ ۵۴ سے) نقل کئے گئے ہیں انھیں دیکھئے، جب یہ پیشینگوئی پوری نہوئی جسے انھوں نے خدا کا سچا وعدہ
کہا ہے تو اب کیا وجہ ہی کہ ان کو ہر بد سے بدتر نہ مانا جائے خصوصاً اس وجہ سے کہ خدا کو جھوٹا اور سخت وعدہ خلاف
ثابت کر رہے ہیں جب ایسا زبردست قول انھیں ہر بد سے بدتر ثابت کر رہا ہے تو کیا سبب ہے کہ انھیں اسکا
مصداق نہ قرار دیا جائے اور امر حق کو پوشید کرنے کیلئے مباہلہ کا حیلہ پیش کیا جائے خصوصاً جبکہ اُن کی
نہایت عظیم الشان پیشین گوئی کے جھوٹا ہو جانے سی توریت مقدس وقرآن مجید نے انھیں جھوٹا قرار دیدیا ہو،
چنانچہ فیصلہ آسمانی میں اس کا ثبوت کامل طور سے دیا گیا ہے اور اگر باایں ہمہ مرزا صاحب کو
سچا مانا جائے تو نعوذ باللہ خدا کو جھوٹا اور وعدہ خلاف اور نہایت فریب دہندہ ماننا ہوگا اور شریعت
الٰہی کے جتنے وعدے اور وعیدیں ہیں اُن سب کو غیر معتبر کہنا پڑیگا (اسکی تصدیق توضیح المرام کے
صہ ۸ میں ملاحظہ ہو) کیونکہ مرزا صاحب اس پیشین گوئی کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں باایں ہمہ وہ وعدہ پورا
نہوا باوجودیکہ وہ قادر مطلق برسوں وعدہ کرتا رہا، اس سے اسکا صرف جھوٹا ہی ہونا ثابت نہیں ہوا بلکہ
اُس کا وعدہ خلاف ہونا اور اپنے نبی کو فریب دینا اور دنیا پر اُسکا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا انتہی الزام

خداپر آتے ہیں تو ایسے خدا کے نبی بھی جیسے ہونگے وہ معلوم ہے،

اب نہایت تعجب ہے کہ ایسے خدا کے مصنوعی نبی کی صداقت پر مباہلہ کیا جائے اور اُسکو آخری فیصلہ کہا جائے دنیا میں کوئی صاحبِ عقل اسکا قائل نہیں ہوسکتا، ذرا ہوش کرکے اس کا جواب دیجیے، میں نے شروع میں آپکے قول کو فرضی طور پر مانکر یہ لکھا ورنہ آپکا قول ماننے کے لائق نہیں ہے کیونکہ امت محمدیہ میں مباہلہ کی نسبت اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مباہلہ مخصوص تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے[1] بعض اسمیں شرطیں[2] لگاتے ہیں اُن میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ کسی اور دلیل سے اسکا فیصلہ نہوتا ہو اور بعض اسکے ظہور اثر کیلیئے یہ قید لگاتے ہیں کہ سال ڈیڑھ سال کے اندر ہوتا ہے اور آپکی جماعت تو غضب کرتی ہے کہ اثر کو متعین نہیں کرتی، یہ دو باتیں بھی مباہلہ کو بیکار کردیتی ہیں کیونکہ یہ بات نہایت ظاہر ہے اور ہر ایک حق پسند اسکی شہادت دیسکتا ہے کہ دنیا میں بہت ہی کم ایسے اشخاص نکلینگے جو اس مدت کے اندر کم وبیش کسی تکلیف یا کسی مصیبت یا کسی بیماری سے محفوظ رہتے ہوں یا بغیر مباہلہ اس مدت کے اندر کوئی مرتا نہو جب یہ بات ہے تو پھر مباہلہ کرنیوالے پر اگر کوئی مصیبت یا بلا آئی یا وہ مر ہی گیا تو اسکو بالیقین اثر مباہلہ کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی، ان باتوں سے ظاہر ہوا کہ امت محمدیہ کا مباہلہ کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہے اگر یقینی حجت شرعی ہوتا تو اختلاف نہوتا اور اپنے قیاس و گمان سے اسمیں شرطیں زائد نہ کیجاتیں اور اوسکے اثر کو غیر متعین نہ رکھا جاتا یہاں تک مباہلہ بیکار ہونیکی دو وجہ تو بیان ہولیں جو ۲۰ رجب المرجب ۱۳۳۱ھ کو اڈیٹر الفضل کیخدمت میں جوابی رجسٹری کرا کے بھیجے گئی ہیں اب تیسری نہایت زبردست وجہ پیش کیجاتی ہے جس سے آپکے خیال کے موافق مباہلہ کو آخری فیصلہ مانکر اور اُنکی اقراری ڈگریوں سے چشم پوشی کرکے آپکے مرشد کو مباہلہ سے جھوٹا ثابت کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو،

[1] چنانچہ تفسیر بحر محیط کی جلد ثانی میں آیۃ مباہلہ کے بیان میں لکھا ہے وقال الشعبی دیدل علی ان ذلک مختص بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [2] چنانچہ تفسیر جمل میں علامہ شیخ سلیمان لکھتے ہیں، وقع البحث عند شیخنا العلامۃ الدوانی قدس سرہ فی جواز المباہلۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکتب رسالۃ فی شروطہا المستنبط من الکتاب والسنۃ والآثار والکلام الائمۃ انتہی، اور اس عبارت کو تفسیر فتح البیان میں بھی نقل کیا ہے ۱۲،

مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے مباہلہ کا اثر

بڑی وجہ مرزائی احمدیوں کے مباہلہ کے بیکار ہونیکی یہ ہے کہ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا تھا اور پندرہ مہینہ کے بعد سنہ ۱۳۱۲ھ میں مطابق ۱۸۹۴ء کے اسکے اثر کا اشتہار دیا تھا جس کا عنوان یہ ہے،

اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی بر غلام احمد کادیانی

اس کے بعد عربی کا ایک شعر لکھکر اس طرح شروع کرتے ہیں۔ کیوں مرزا جی مباہلہ کی لعنت اچھی طرح پڑ گئی یا کچھ کسر ہے" اسکے بعد چار پیشین گوئیوں کا جھوٹا ہونا دیکھایا ہے اسمیں چوتھی پیشینگوئی حجۃ الاسلام مطبوعہ ریاض ہند امرتسر کے صفحہ ۹ سے نقل کرتے ہیں اپس جبکہ یہ بات ہے تو میری سچائی کیلئے یہ ضروری ہے کہ میری طرف سے بعد مباہلہ ایکسال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو اور اگر نشان ظاہر نہو تو پھر میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں اور نہ صرف وہی سزا بلکہ موت کی سزا کے لائق ہوں" اس قول میں مرزا صاحب دو باتیں کہتے ہیں ایک یہ کہ میرے مباہلہ کا اثر مخالف پر ایکسال کے اندر ظاہر ہوگا اس سے زیادہ مدت نہوگی، دوسری بات یہ کہ اگر اس مدت میں مخالف پر میرا اثر نہو تو میں جھوٹا اور موت کی سزا کے لائق ہوں اسکے لئے مدت متعین نہیں کی مرزا صاحب کے اس قول کے بعد مولوی صاحب لکھتے ہیں، اب مسلمانوں کو عموماً اور مرزائیوں کو خصوصاً قسم دیتا ہوں کہ میری اور مرزا کی حال کو دیکھکر تم خود اندازہ کرلو کہ مباہلہ کو پندرہ ماہ گذر گئے اب میرے پر تاثیر مباہلہ کی پڑی یا مرزا پر میں نے تو جب سے مباہلہ کیا اللہ عزوجل نے مجھکو آباد کیا اور زوجہ صالحہ عنایت کی اب اولاد صالح کا امیدوار ہوں آگے میں ہمیشہ بیمار رہتا تھا ابکی سال اللہ کے فضل سے میرے بدن پر پھوڑا پھنسی تک نہیں اور وہ باطنی نعمتیں اور فتوحات جو اللہ عزوجل نے اس عاجز پر کی ہیں نہ بیان کرتا ہوں اور نہ مناسب جانتا ہوں اب مرزا کا حال تو ظاہر ہے اور اُسکے مریدوں کا یہ حال ہے کہ تین خاص مرید مرزا کے اسی عرصہ میں عیسائی ہو گئے)" اب اہل انصاف دونوں صاحبوں کے قولوں کو ملاحظہ کریں کہ مرزا صاحب اپنے مخالف پر سال بھر کے اندر اثر مباہلہ کے ظہور کو بیان کرتے ہیں یعنی اس مدت میں لعنت کا ظہور اُسپر ہوگا انکے مخالف مولوی صاحب مباہلہ کا عمدہ اثر ڈیڑھ سال کے بعد خدا کے متعدد انعامات بیان کرتے ہیں، ایک انعام یہ کہ پہلے انکا نکاح نہیں ہوا تھا مباہلہ کے بعد انکی شادی ہو گئی یہ بڑا انعام الٰہی ہے جسے خاص و عام سب **شادی** کہتے ہیں، دوسرا انعام یہ ہے کہ

نیک بیوی ملی **تیسرا انعام** یہ کہ بہت تھوڑے عرصہ میں وہ بیوی حاملہ ہوئی اور اولاد کی امید ہوئی اوسکے بعد اولاد ہوئی یا نہیں ہوئی اسکا ہم کو علم نہیں ہے مگر یہ ظاہر ہے کہ جس مدت میں لعنت کا اثر مرزا صاحب کی کہنے کی بموجب پڑنا چاہیے تھا اُس مدت میں کوئی بُرا اثر نہیں پڑا بلکہ یہ خوشی کی امید ہوئی **چوتھا انعام** یہ ہے کہ پہلے بیمار رہتے تھے مباہلہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے صحت عنایت کی، پانچویں باطنی متعدد نعمتوں کا اجمالی اظہار کرتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے مباہلہ کا بُرا اثر اور لعنت کا ظہور اون پر نہیں ہوا، بلکہ مرزا صاحب پر متعدد اثر ہوئے، ایک یہ کہ مرزا صاحب نے اپنے دعوؤں کی صداقت ثابت کرنے کیلئے اپنے مخالف سے مباہلہ کیا مگر اُنکی لعنت کا اثر مخالف پر کچھ نہوا بلکہ انھیں پر ہوا اور متعدد طریق سے ہوا، ایک یہ کہ اپنے اقرار سے اپنے متعدد دعوؤں میں جھوٹے ہوئے کیونکہ صاحب لکھتے ہیں کہ میری طرف سے بعد مباہلہ ایکسال کے اندر **ضرور نشان ظاہر ہو** مباہلہ کے بعد نشان کا ظہور یہی ہے کہ مخالف پر لعنت کا اثر علانیہ طور سے ظاہر ہو، یہی مرزا کی بددعا ہے اسکا ظہور مولوی صاحب پر ہونا چاہیے تھا مگر نہیں ہوا بلکہ مرزا صاحب پر ہوا اور وہ اپنے اقرار سے جھوٹے ہوئے مولوی صاحب کے اشتہار سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسی عرصہ میں تین پیشینگوئیاں مرزا صاحب کی اور بھی جھوٹی ہوئیں اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ توریت مقدس نے اور قرآن مجید نے تین مرتبہ مرزا کے جھوٹے ہونے پر گواہی دی کیونکہ دونوں کلام الٰہی یہ شہادت دیتے ہیں کہ جس مدعی کی ایک پیشین گوئی بھی جھوٹی ہو تو وہ جھوٹا ہے اسکی تفصیل فیصلہ آسمانی میں دیکھیے **حضرات مرزائیان** آنکھیں کھول کر اس علانیہ بیان کو ملاحظہ کریں کہ کس خوبی سے مرزا صاحب پر لعنت کا اثر ظاہر ہوا اور مرزا صاحب مولوی عبد الحق صاحب کے مباہلہ سے جھوٹے ثابت ہوئے اور ہزاروں اشتہارات ان کے کذب کے اظہار میں شائع ہو گئے پھر اب اُن کیلئے مباہلہ بیکار اور تحصیل حاصل نہیں تو کیا ہے خدا کیلئے کوئی حق بات تو زبان سے فرمائیے مگر یہ آپ سے ہو نہیں سکتا کیونکہ مرزائی اثر نے آپکی راستبازی کو مٹا دیا ہے، مرزا صاحب مولوی صاحب کی یہ علانیہ صداقت اور کامیابی دیکھکر حیران ہو گئے اور دو برس تک سوچتے رہے کہ اس جھوٹ کو کیونکر پوشیدہ کروں تیسرے برس یہ خیال کیا ہوگا کہ انکا اشتہار ایک دو مرتبہ چھپ گیا اور صرف پنجاب کے بعض مقاموں میں شائع ہوا چند روز کے بعد اُسکا پتہ بھی نہ رہیگا، اسلیے مخلوق کو فریب دیتے ہیں اور ضمیمہ **انجام اتھم** میں اپنے مخالف علما کو بہت کچھ لعن طعن کر کے اور بکمال بے تہذیبی کا جامہ پہنکر صفحہ ۵۲ میں لکھتے ہیں اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اگرچہ عبد الحق کے مباہلہ میں اس طرف سے کسی بددعا کا ارادہ نہ کیا گیا ہو مگر جو صادق کے سامنے مباہلہ کیلئے آیا ہو کسی قدر تو بعد مباہلہ ایسے امور کا پایا جانا چاہیے جن پر غور کرنے سے

اُسکی ذلت اور نامرادی پائی جائے اور اپنی عزت دیکھلائی دے" (ضمیمہ انجام آتھم مورخہ ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۲ پرچم)

ناظرین مرزا صاحب کی اس بناوٹ پر غور فرمائیں آخر تحریر فرماتے ہیں کہ (اگرچہ عبدالحق کے مباہلہ میں اس طرف سے (یعنی میری طرف سے) کسی بد دعا کا ارادہ نکیا گیا ہو) یہ قول مرزا صاحب کا ہے، وہ بد دعا کی نسبت اپنا واقعہ اپنی حالت تردد اور شک کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگرچہ کسی بد دعا کا ارادہ نکیا گیا ہو یہ کیسی ابلہ فریبی ہے، اے دشمن حق مباہلہ تو اوسی کو کہتے ہیں کہ طرفین سے جھوٹے پر لعنت کیجائے اور جب طرفین سے بد دعا نہیں کیگئی تو مباہلہ ہی نہیں ہوا پھر یہ کہنا کہ عبدالحق سے مباہلہ ہوا محض جھوٹ ہوا، مگر الحمد للہ کہ ابھی اونھیں کے قول سے بد دعا کرنا اور اپنے اقرار سے اُنکا جھوٹا ہونا اور مولوی عبدالحق صاحب کا صادق ہونا ثابت کر دیا گیا اس علانیہ جھوٹ اور کذابی کے بعد جھوٹی باتیں بنانا اور اپنی نعمتوں کا اظہار کرنا ایسا ہی ہے جیسا قرآن مجید میں اللہ تعالے نے بعض کفار و منکرین کی نسبت فرمایا ہے[1] کہ ہم انھیں مہلت دیتے ہیں اور بہت کچھ اونھیں راحت و آرام اور دولت دیکر انھیں بھول میں ڈالتے ہیں اور پھر یکبارگی انھیں پکڑتے ہیں اُسیکا نمونہ اللہ تعالی نے مرزا صاحب کو دیکھایا کہ سمجھدار مخلوق پر پہلے اونکا کاذب ہونا علانیہ طور سے ثابت کر دیا پھر اُنکو ایسی نعمتیں دیں جنسے مرزا صاحب اپنی ہلاکت اور کلام الہی کی شہادت کو بھول گئے، اور اپنی سرکشی میں ترقی کر گئے آخر کار نہایت بری حالت اور ایسی ناگفتہ بہ صورت سے مرے کہ خاص مریدوں نے مرنیکے بعد اُنکا چہرہ دیکھنا روا نہیں رکھا اور غالبًا اسی مباہلہ کے اثر سے ایسی موت اُنکی ہوئی اور اونکے قول کے بموجب ہوئی کیونکہ خود اُنھوں نے اپنے مباہلہ کا اثر یہ بیان کیا تھا کہ اگر ایکسال کے اندر میرا نشان ظاہر نہو (یعنی میری لعنت کا اثر مخالف پر ظاہر نہو)

حاشیہ

[1] یہ مضمون قرآن مجید میں کئی جگہ آیا ہے مختصرًا سورہ والفجر میں ارشاد ہے فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی بعض انسان کا امتحان اور اُسکی آزمائش اسطرح کرتا ہے کہ اُسکی عظمت ظاہر کرتا ہے اور اُسے دنیاوی نعمتیں دیتا ہے اس سے وہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ مجھکو اللہ نے مکرم اور معظم بنایا ہے اور جسکا امتحان تنگی معاش وغیرہ سے کیا گیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ میری اہانت کی اُسکا حاصل یہی ہے کہ اللہ کے مقبول ہونیکی یہ علامت نہیں ہے کہ دنیا میں قورمہ پلاؤ کھائے اور روپیہ پیسہ بہت سا ملجائے جیسے مرزا صاحب اپنی مقبولیت کا نشان سمجھیں اور دنیا میں کچھ تنگ حالی سے گذرنا اہانت سمجھتے ہیں حالانکہ اکثر انبیا کی تنگ حالی گذری ہے ۱۲

تو میں خدا کیطرف سے نہیں ہوں اور موت کے سزا کے لائق ہوں وہی ہوا اور اپنی زندگی کی نسبت جو پیشین گوئی کی تھی اُس سے بہت پہلے خاک میں جا ملے اسکی تفصیل تہنات آسمانی مطبوعہ مونگیر سنہ ۱۳۳۳ھ کے آخری ورق پر کی گئی ہے شایقین حق ملاحظہ کریں،

حاصل کلام

جناب خلیفہ صاحب اور اڈیٹر صاحب کی خدمت میں پیش کرکے قبول حق یا جواب کا خیر خواہ خواستگار رہی یہ مختصر مضمون ۲۰ ر رجب المرجب کو بھیجا گیا تھا چھپنے کے وقت تک ایک مہینے سے زیادہ ہوا اگر جواب کا پتہ نہیں ہے اور ہمارا الہام یہ کہتا ہے مرزائی جواب سے عاجز ہیں، اس تحریر سے مرزائی مباہلہ تین وجہ سے بیکار ثابت ہوا'' **پہلی وجہ** مباہلہ اُسی بات پر کیا جاتا ہے جسکا حق یا ناحق ہونا ثابت نکر دیا گیا ہو، اور جسکا کاذب اور ناحق پر ہونا متعدد دلیلوں سے اور مدعی کی پختہ اقراروں سے ثابت کر دیا گیا ہو جیسا کہ مرزا مسیح قادیان کا کاذب ہونا قرآن و حدیث کی علاوہ اُنکی قسمیہ اور الہامی اقراروں سے ثابت کرکے دیکھایا گیا ہے اور وہ رسالے اڈیٹر الفضل اور خلیفہ قادیان صاحب کے پاس بھیجدئے گئے جنمیں پچاس ۵۰ اور سات ستاون ۵۷ اقرار مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی ثبوت میں دیکھائے گئے ہیں پھر ایسے یقینی کذاب کی صداقت پر کون ایماندار فہمیدہ مباہلہ کرسکتا ہے اور اُسکی کیا ضرورت ہوسکتی ہے، **دوسری وجہ** یہ کہ امت محمدیہ میں مباہلہ سے ایسی یقینی بات ثابت نہیں ہوسکتی جسپر کفر و اسلام موقوف ہو کہ اُسکے ماننے سے مسلمان ہو جائے اور نہ ماننے سے کافر ٹھہرے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا، اسلئے مرزا صاحب مدعی نبوت کے صدق و کذب پر مباہلہ کرنا محض فضول اور بیکار ہے **تیسری وجہ** یہ کہ مرزا صاحب نے مولانا عبد الحق صاحب سے مباہلہ کیا اور بد دعا بھی اُس میں کی مگر اُس بد دعا کا اثر مولانا صاحب پر کچھ نہیں پڑا بلکہ وہ اس میعاد میں نہایت خوش و خرم رہے تھے جس میں مرزا صاحب نے اپنی لعنت پڑنے کا وعدہ بیان کیا تھا بلکہ مرزا صاحب اپنی اقرار کے بموجب جھوٹے اور خس کم جہاں پاک کے مستحق ہوئے، والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خیر خواہ

ابو محمود محمد اسحٰق افسر مدارس مونگیر **خادم** حضرت مولٰنا سید ابو احمد صاحب رحمانی

باہتمام منشی سراج الدین احمد رحمانی رحمانیہ پریس مونگیر میں چھپا

بتاریخ ۲۸ شعبان سنہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۸ امئی سنہ ۱۹۲۰ء